بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

الحکم

ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹ھ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۲۳	دار الامن و الامان قادیان ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۱ء	جلد ۵

کلمات طیبات امام آخر الزمان سلمہ الرحمن

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ کے ایل ایل بی کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خبر آئی فجر کی نماز کے بعد حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام بیٹھ گئے اور مندرجہ ذیل مختصر سی تقریر فرمائی۔ **ایڈیٹر**

انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقع پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو لعب تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیا خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے مگر یاد رکھو کہ دنیا کی اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آتا جاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دنیا کی کامیابیاں ابتلا سے خالی نہیں ہوتی ہیں قرآن شریف میں آیا ہے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمھیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے جب کسیکو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اسمیں جان پڑ جاتی ہے۔ اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجاوے تو زندہ ہی مرجاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے لیکن جہنمی زندگی اور موت دشوار ترین چیز ہے سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہوکر اور بھی سعید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھتا ہے اسکو ایک مزہ آتا ہے جب وہ غور کرتا ہے کہ **میرا خدا کیسا ہے**۔ اور دنیا کی کامیابی خدا شناسی کا ایک بہانا ہو جاتا ہے ایسے آدمیوں کے لئے یہ دنیوی کامیابیاں حقیقی کامیابی کا (جسکو اسلام کی اصطلاح میں **فلاح** کہتے ہیں) ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں میں تمھیں بلیغ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھکر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولت مند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے جسا کھجلانے سے راحت ملتی ہے لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اسقدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر نازمت کرو اور یہ سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت

اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے ہماری محنت کو بارور کیا۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن اللہ تعالے کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالی سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی کیونکہ خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا اور اگر کفران نعمت کروگے تو یاد رکھو عذاب سخت میں گرفتار ہوگے۔

اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم ہو کر انعام پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے کافر کی کامیابی اسلئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کرکے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں تقوی کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے اس کے معنے پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں یہاں **مع** کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدم سمجھتا ہے خدا اسکو مقدم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ **متقی** بن جائے پھر اسکو کسی چیز کی کمی نہیں پس مومن کی کامیابیاں اسکو آگے لے جاتی ہیں۔ اور وہ وہیں ہی نہیں ٹھہر جاتا۔

اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انھوں نے کوئی دعا کی۔ وہ دعا قبول ہوگئی اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس سے اللہ تعالے کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سب سے اعلی درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الہی ہے۔ اور یہ خدا تعالے کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالے کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔

بہت تنگ دستی بھی انسان کو مصیبت میں ڈال دیتی ہے اسلئے حدیث میں آیا ہے **الفقر سواد الوجہ**۔ ایسے لوگ جو کمینے دیکھے ہیں جو اپنی تنگدستیوں کی وجہ سے دہریہ ہو گئے ہیں مگر مومن کسی تنگی پر بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا بلکہ اسکو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دیکر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے۔ اور جب وہ زمانہ گذر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانہ کو بھولتا نہیں بلکہ اسے یاد رکھتا ہے غرض اگر اسیر ایمان ہے کہ اللہ تعالی سے کام پڑتا ہے تو تقوی کا طرز اختیار کرو۔ مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقوی اختیار کرلے۔ اور بدقسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے

فٹ نوٹ

اس امر کا اظہار غالباً بے محل نہ ہوگا کہ **خواجہ صاحب** کے امتحان کے بعد خاکسار ایڈیٹر الحکم نے بھی معمول کے موافق (جیسا کہ دوسرے احباب نے خواجہ صاحب کی کامیابی کے لیے دعائیں کیں) دعا کی تو اللہ تعالے نے قبل از وقت اس دعا کی قبولیت سے اطلاع بخشی چنانچہ بعد از دعا یہ جواب ملا **کمال بے زوال پورا چاند** اسی وقت یہ خواب حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور بہت سے احباب کی موجودگی میں سنا یا گیا خواجہ صاحب بھی موجود تھے۔ الحمد للہ والمنۃ کہ اللہ تعالی نے اپنے کامل فضل و کرم سے اسکو پورا کرکے دکھایا اور اسطرح میرے ایمان کی ترقی کی ایک راہ نکالی گئی۔

(ایڈیٹر)

رسالہ سراج الحق حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید و تصدیق میں ۸ کی قیمت پر ملتا ہے۔

الراقم خاکسار سراج الحق جمالی نعمانی از دار الامان۔

مکتوب حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

یہ ایک پرانا خط ہے جو **پادری سوفٹ صاحب** کے نام لکھا گیا تھا - یہ پادری صاحب گوجرانوالہ میں متو تھے - انھیں عام پادریوں کی نسبت عیسوی عقدیا لوحی کا بڑا دعوی تھا۔ افسوس اس خط کے نقل کرنے والے نے تاریخ و سنہ کے لکھنے سے جو سخت ضروری بات تھی تساہل کیا۔ بہرحال اٹھارہ برس سے کم عرصہ کا یہ خط نہیں - اس سے بڑا بھاری فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ حضرت امام زمان اپنے دعاوی کے صادقانہ لہجہ میں برابر مستقیم اور غیر متبدل چلے آتے ہیں۔ اور یہ افترا و اختلاق کے رد کی بڑی بھاری دلیل ہے و الحمد للہ علی ذلک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد ما وجب - آپ کا عنایت نامہ جس پر کوئی تاریخ درج نہیں بذریعہ ڈاک مجھکو ملا آپ نے پہلے تو بے تعلق اپنے خط میں قصہ چھیڑ دیا ہے کہ حقیقت میں خدائے قادر مطلق خالق و مالک ارض و سما مسیح ہے اور وہی نجات دہندہ ہے لیکن میں سوچتا ہوں کہ آپ صاحبوں کی طبیعت کیونکر گوارا کر لیتی ہے کہ ایک آدم زاد خاکی نہاد عاجز بندہ کی نسبت آپ لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ وہی ہمارا پیدا کنندہ اور رب العالمین ہے - یہ خیال آپ کا حضرت مسیح کی نسبت ایسا ہی ہے جیسے ہندو لوگ راجہ رامچندر کی نسبت رکھتے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ہندو لوگ کشلیا کے بیٹے کو اپنا پرمیشر بنا رہے ہیں اور آپ حضرت مریم صدیقہ کے صاحبزادہ کو نہ ہندوؤں نے کبھی یہ ثابت کر دکھایا کہ زمین و آسمان میں سے کوئی ٹکڑہ کسی مخلوق کا رام چندر یا کرشن نے پیدا کیا ہے اور نہ آجتک آپ لوگوں نے حضرت مسیح کی نسبت کچھ ایسا ثبوت دیا افسوس کہ جو قوتیں عقل اور ادراک اور فہم و قیاس کے آپ صاحبوں کی فطرت کو عطا کی گئیں تھیں آپ لوگوں نے ایک ذرہ اُن کا قدر نہیں کیا اور علوم طبعی اور فلسفی کو پڑھ پڑھا کر ڈبو دیا اور عقلی علوم کی روشنی آپ لوگوں کے دل پر ایک ذرہ نہ پڑی سادگی اور ناسمجھی کے زمانہ میں جو کچھ گھڑا گیا انھیں باتوں کو آپ لوگوں نے اب تک اپنا دستور العمل بنا رکھا ہے **کاش اس زمانہ میں دو چار دن کے لئے حضرت مسیح اور راجہ رامچندر اور کرشن و بدھ وغیرہ کہ جنکو مخلوق پرستوں نے خدا بنایا ہوا ہے پھر دنیا میں اپنا اپنا درشن کرا جاتے** تا خود ان لوگوں کا انصاف دلی ان کو ملزم کرتا کہ کیا ان آدم زادوں کو خدا خدا کر کے پکارنا چاہیئے اور تعجب تو یہ ہے کہ باوجود ان تمام رسوائیوں کے جو آپ لوگوں کے عقائد میں پائی جاتی ہیں پھر آپ لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے عقائد عقل کے موافق ہیں میں حیران ہوں کہ جن لوگوں کے عقائد ہیں کہ خدا تعالے نے اپنا قدیمی اور غیر متغیر جلال چھوڑ کر ایک عورت کے پیٹ میں حلول کیا اور ناپاک راہ سے تولد پایا اور دکھ اور تکلیف اُٹھاتا رہا اور مصلوب ہو کر مر گیا اور پھر یہ کہ وہ تین بھی ہے اور ایک بھی اور انسان کامل بھی ہے اور خدای کامل بھی وہ ایسے عقائد کو کیونکر عقل کے مطابق کر سکتے ہیں اور ایسی نئی فلسفی کونسی ہے جس کے ذریعہ سے یہ لغویات معقول ٹھہر سکتی ہیں - پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جب آپ لوگ معقول طور پر اپنے خوش عقیدہ کی سچائی ثابت نہیں کر سکتے تو پھر لاچار ہو کر نقل کی طرف بھاگتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں ہم نے پہلی کتابوں میں یعنی بائبل میں دیکھی ہیں اسی وجہ سے ہم انکو مانتے ہیں لیکن یہ جواب بھی سراسر ہیچ اور بے معنی ہے کیونکہ ان کتابوں میں ہرگز یہ بات درج نہیں ہے کہ حضرت مسیح خدا کے بیٹے یا خود رب العلمین ہیں اور دوسرے لوگ خدا کے بندے ہیں بلکہ بائبل پر غور کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا کر کے کسیکو پکارنا یہ اُن کتابوں کا عام محاورہ ہے بلکہ بعض جگہ خدا کی بیٹیاں بھی لکھی ہیں اور ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ تم سب خدا ہو تو پھر اسحالت میں حضرت مسیح کی کیا خصوصیت رہی ماسوا اس کے ہر ایک عاقل جانتا ہے کہ منقولات اور اخبار میں صدق اور کذب اور تغییر اور تبدل کا احتمال ہے خصوصاً جو جو صدمات عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں کو پہنچے ہیں اور جن خیانتوں اور تحریفوں کا انھوں نے آپ اقرار کر لیا ہے ان وجوہ سے یہ احتمال زیادہ تر قوی ہوتا جاتا ہے اور یہ بھی آپ کو سوچنا چاہیئے کہ اگر ہر ایک تحریر بغیر ثبوت باضابطہ کے قابل اعتبار ٹھہر سکتی ہے تو پھر آپ لوگ اُن قصوں کو کیوں معتبر نہیں سمجھتے کہ جو ہندوؤں کے پستکوں میں رام چندر اور کرشن اور برہما اور بشن وغیرہ کے معجزات کی نسبت اور اُن کے بڑے بڑے کاموں کے بارہ میں اب تک لکھے ہوئے پائے جاتے ہیں جیسے مہادیو کی لٹوں سے گنگا کا نکلنا اور مہادیو کا پہاڑ کو اُٹھا لینا اور ایسا ہی ارجن کے بھائی راجہ بھیم کے مقابل پر مہادیو کا کشتی کے لئے آنا جس کی پرانوں میں یہ کتھا لکھی ہے کہ مہادیو جی پلہتنی کا روپ دھار کر راجہ بھیم کے سامنے آکھڑے ہوئے بھیم نے چاہا کہ ان سے لڑے مہادیو جی بھاگ نکلے بھیم نے ان کا پیچھا کیا تب وہ زمین میں گھس گئے بھیم نے

یہ دیکھکر بڑے زور سے اُنکی پونچھ پکڑ لی اور کہا کہ اب میں نہ جانے دوں گا سو پونچھ اور پچھلا دھڑ تو بھیم کے ہاتھ میں رہ گیا اور سر نیپال کے پہاڑ میں جا نکلا اسی وجہ سے منہ کی پوجا نیپال میں ہوتی ہے اور پونچھ اور پچھلے دھڑ کی کدار ناتھ میں۔ اب دیکھیے کہ جو کچھ آپ نے عقیدہ بنا رکھا ہے کہ گویا خدا تعالےٰ کی روح حضرت مریم کے رحم میں گھس گئی اور گھسنے کے بعد اُس نے ایک نیا روپ دھار لیا جس سے وہ کامل خدا بھی بنے رہے اور کامل انسان بھی ہو گئے کیا یہ قصہ بھیم اور مہادیو کے قصہ سے کچھ کم ہے پھر آپ یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ ہم کو مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے نجات حاصل ہو گئی ہے مگر میں آپ لوگوں میں نجات کی کوئی علامت نہیں دیکھتا اور اگر میں غلطی پر ہوں تو آپ مجھکو بتلاویں کہ وہ کون سے انوار و برکات اور قبولیت الٰہی کے نشان آپ لوگوں میں پائے جاتے ہیں جن سے دوسرے لوگ محروم رہے ہوئے ہیں میں اسبات کو مانتا ہوں کہ ایمان داروں اور بے ایمانوں اور ناجیوں اور غیر ناجیوں میں ضرور مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے مگر پادری صاحب آپ ناراض نہ ہوں وہ علامات جو ایمان داروں میں ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں جنکو حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی دو تین جگہ انجیل میں لکھا ہے وہ آپ لوگوں میں مجھکو نظر نہیں آتیں بلکہ وہ نشان سچے مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں اور انھیں میں ہمیشہ پائے گئے ہیں اور انہیں نشانوں کے ظاہر کرنے کے لئے **اس عاجز** نے آپ صاحبوں کی خدمت میں رجسٹری کرا کر خط بھیجے اور **بیس ہزار** اشتہار تقسیم کیا اور کوئی دقیقہ ابلاغ اور اتمام حجت کا باقی نہ رکھا تا خدا کرے کہ آپ لوگوں کو حق دیکھنے کے لئے شوق پیدا ہو اور جو مقبول اور مردود میں فرق ہونا چاہیئے وہ آپ بچشم خود دیکھ لیں اور اچھے درختوں کے اچھے پھل اور اچھے پھول بذات خود ملاحظہ کرلیں مگر افسوس کہ میری اسقدر سعی اور کوشش سے اب تک آپ لوگوں میں سے کوئی صاحب میدان میں نہیں آئے۔ اب آپ نے یہ خط لکھا ہے مگر دیکھیے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے خط میں تین شرطیں لکھی ہیں پہلے آپ لکھتے ہیں کہ چھ سو روپیہ یعنی تین ماہ کی تنخواہ بطور پیشگی ہمارے پاس گوجرانوالہ میں بھیجا جاوے اور نیز مکان وغیرہ کا انتظام اس عاجز کے ذمہ رہے اور اگر کسی نوع کی دقت پیش آئے تو فوراً آپ گوجرانوالہ میں واپس آجائیں گے اور جو روپیہ آپ کو مل چکا ہو اسکو واپس لینے کا استحقاق اس عاجز کو نہیں رہے گا یہ پہلی شرط ہے جو آپ نے تحریر فرمائی ہے لیکن گذارش خدمت کیا جاتا ہے کہ روپیہ کسی حالت میں قبل از انفصال اس امر کے جس کیلئے بحالت مغلوب ہونے کے روپیہ دینے کا اقرار ہے آپ کو نہیں مل سکتا ہاں البتہ یہ روپیہ آپ کی تسلی اور اطمینان قلبی کے لئے کسی بنک سرکاری میں جمع ہو سکتا ہے یا کسی مہاجن کے پاس رکھا جا سکتا ہے غرض جسطرح چاہیں روپیہ کی بابت ہم آپ کی تسلی کر سکتے ہیں لیکن آپ کے ہاتھ میں نہیں دے سکتے اور یہ بات سچ اور قریب انصاف بھی ہے کہ جب تک فریقین میں جو امر متنازعہ فیہ ہے وہ تصفیہ نہ پایا جائے تب تک روپیہ کسی ثالث کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے امید ہے کہ آپ جو طالب حق ہیں اس بات کو سمجھ جائیں گے اور اس کے برخلاف اصرار نہیں کریں گے اور جو اسی شرط کے دوسرے حصہ میں آپ نے یہ لکھا ہے کہ اگر مکان وغیرہ کے بارہ میں کسی نوع کی ہم کو دقت پہونچی تو ہم فوراً واپس گوجرانوالہ میں آویں گے اور جو روپیہ جمع کرایا گیا ہے وہ ہمارا ہو جائے گا۔ یہ شرط آپ کی بھی ایسی وسیع الذیل ہے کہ ایک بہانہ جو آدمی کو اس سے بہت کچھ گنجائش مل سکتی ہے کیونکہ مکان بلکہ ہر ایک چیز میں نکتہ چینی کرنا بہت آسان ہے آپ کہہ سکتے ہیں کہ اسجگہ کی آب و ہوا ہمکو مخالف ہے۔ ہم بیمار ہو گئے۔ مکان میں بہت گرمی ہے۔ فلاں چیز ہم کو وقت پر نہیں ملتی۔ فلاں فلاں ضروری چیزوں سے مکان خالی ہے۔ وغیرہ وغیرہ اب ایسی ایسی نکتہ چینیوں کا کہاں تک تدارک کیا جائے گا سو اسبات کا انتظام اسطرح پر ہو سکتا ہے کہ آپ ایک دو دن کے لئے خود قادیان میں آکر مکان کو دیکھ بھال لیں اور اپنی ضروریات کا بالمواجہ تذکرہ اور تصفیہ کرلیں تا جہانتک مجھ سے بن پڑے آپ کی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے کوشش کروں اور پھر بعد میں نکتہ چینی کی گنجائش نہ رہے ماسوا اس کے یہ عاجز تو اسبات کا ہرگز دعوی نہیں کرتا کہ کسیکو اپنے مکان میں فروکش کر کے جو کچھ نفس امارہ اُس کا اسباب عیش و تنعم مانگتا جائے وہ سب اُس کے لئے مہیا کرتا جاؤں گا بلکہ اس خاکسار کا یہ عہد و اقرار ہے کہ جو صاحب اس عاجز کے پاس آئیں اُن کو اپنے مکانات میں سے اچھا مکان اور اپنی خوراک کے موافق خوراک دی جائے گی اور جس طرح ایک عزیز اور پیارے مہمان کی حتی الوسع دلجوئی و خدمت و تواضع کرنی چاہیئے اسی طرح انکی بھی کی جائے گی اپنی طاقت اور استطاعت کے موافق برتاؤ اور معاملہ ہو گا اور اپنے نفس سے زیادہ تر اکل و شرب میں انکی رعایت رکھی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی اس قسم کی تکلیف ہو جسکو اس گاؤں میں ہم لوگ خود اٹھاتے ہیں اور اس کا دفع اور ازالہ ہماری طاقت اور استطاعت سے باہر ہے اس میں ہمارے مہمان ہماری حالت کے شریک رہیں گے اور اسبات کو آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر ہر ایک منصف

سمجھ سکتا ہے کہ جس حالت میں ہم نے دو سو روپیہ ماہواری دینا قبول کیا اور اس کے لئے ہر طرح تسلی بھی کر دی تو ہم نے اپنے فرض کو ادا کر دیا کہ جو کسی کا پورا پورا خرچ دینے کے لئے ہمارے سر پر تھا۔ رہا تجویز مکان و دیگر لوازم مہمانداری سو یہ زوائد ہیں جنکو ہم نے حسن اخلاق کے طور پر اپنے ذمہ آپ لے لیا ہے ورنہ ہر ایک باانصاف آدمی جانتا ہے کہ جس شخص کو پورا پورا خرچ اسکی حیثیت کے موافق بلکہ اس سے بڑھکر دیا جائے تو پھر اور کوئی مطالبہ اس کا بیجا ہے اُسکو تو خود مناسب ہے کہ اگر زیادہ تر آرام پسند اور آسایش دوست ہے تو اپنی آسایش کے لئے آپ بندوبست کرے جیسا اُس حالت میں بندوبست کرتا کہ جب وہ دو سو روپیہ نقد کسی اور جگہ سے بطور نوکری پاتا غرض جسقدر علاوہ ادائے خرچ کے ہم سے کسی کی خدمت ہو جائے اُس میں آپ تو ہمارا ممنون ہونا چاہیئے کہ ہم نے علاوہ اصل شرط کے بطور مہمانوں کے اسکو رکھا نہ کہ اُلٹی نکتہ چینی کیجائے کیونکہ یہ تو تہذیب اور اخلاق اور انصاف سے بہت بعید ہے اور اس مقام میں مجھکو ایک سخت تعجب یہ ہے کہ اگر ایسی شرائط جو آپ نے پیش کیں کوئی اور شخص کسی فرقہ مخالف کا پیش کرتا تو کچھ بعید نہ تھا مگر آپ لوگ تو حضرت مسیح علیہ السلام کے خادم اور تابع کہلاتے ہیں اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کا دم مارتے ہیں سو یہ کیسی بھول کی بات ہے کہ آپ حضرت مسیح کی سیرت کو چھوڑے جاتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح ایک درویش طبع آدمی تھے جنہوں نے اپنی تمام زندگی میں کوئی اپنا گھر نہ بنایا اور کسی نوع کا اسباب عیش و عشرت اپنے لئے مہیا نہ کیا تو پھر آپ فرماویں کہ آپ کو انکی پیروی کرنا لازم ہے یا نہیں جب تک آپکی زندگی مسیح کی زندگی کا نمونہ نہ بنے تب تک آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح کے سچے پیرو ہیں سو اب آپ غور کر لیں کہ یہ کسقدر نازیبا بات ہے کہ جو آپ پہلے ہی اپنی عیش و عشرت کے لئے مجھسے شرطیں کر رہے ہیں آپ پر واضح ہو کہ یہ عاجز مسیح کی زندگی کے نمونہ پر چلتا ہے کسی باغ میں کوئی امیرانہ کوٹھی نہیں رکھتا اور اس عاجز کا گھر اس قسم کی عیش و نشاط کا گھر نہیں ہو سکتا جس کی طرف دنیا پرستوں کی طبیعتیں راغب اور مائل ہیں ہاں اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق مہمانوں کے لئے خالصاً للہ مکانات بنا رکھے ہیں اور جہاں تک بس چل سکتا ہے انکی خدمت کے لئے آمادہ و حاضر ہوں سو اگر آپ ایسے مکانات میں گذارہ کرنا چاہیں تو بہتر ہے کہ اول آکر انکو دیکھ لیں لیکن اگر آپ تنعم پسند لوگوں کی طرح مجھسے یہ درخواست کریں کہ میرے لئے ایک ایسا شیش محل چاہیئے جو ہر ایک طرح کی فرش و فروش سے آراستہ ہو جابجا تصویریں لگی ہوئی اور مکان سجا ہوا اور بوتلوں میں مست اور متوالا کرنے والی چیز بھری ہوئی رکھی ہوں اور ارد گرد مکان کے ایک خوشنما باغ اور چاروں طرف اس کے نہریں جاری ہوں اور دس بیس خدمتگذار غلاموں کی طرح حاضر ہوں تو ایسا مکان پیش کرنے سے مجبور و معذور ہوں بلکہ ایک سادہ مکان جو ان تکلفات سے خالی لیکن معمولی طور پر گذارہ کرنیکا مکان ہو موجود اور حاضر ہے اور مکرر کہتا ہوں کہ آپ کو پر تکلف مکانات اور دوسرے لوازم سے گریز کرنا چاہیئے تا آپ میں مسیح کی زندگی کے علامات ظاہر ہو جائیں اور میں ہرگز خیال نہیں کرتا کہ یہ مکان آپ کو کچھ تکلیف دہ ہوگا بلکہ مجھے کامل تسلی ہے کہ ایک شکر گذار آدمی ایسے مکان میں رہ کر کوئی کلمہ شکوہ شکایت کا منہ پر نہیں لائے گا کیونکہ مکان وسیع موجود ہے اور گذارہ کرنے کے لئے سب کچھ مل سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر آپ بعد ملاحظہ مکان چند معمولی اور جائز باتوں میں جو ہماری طاقت میں ہوں فرمایش کریں تو وہ بھی بفضلہ تعالے میسر آ سکتی ہیں مگر بہرحال پہلے آپکا تشریف لانا ازبس ضروری ہے۔

پھر آپ دوسری شرط میں یہ لکھتے ہیں کہ الہام اور معجزہ کا ثبوت ایسا چاہیئے جیسے کتاب اقلیدس میں ثبوت درج ہیں جس سے ہمارے دل قائل ہو جائیں اس میں اول اس عاجز کی اس بات کو یاد رکھیں کہ ہم لوگ معجزہ کا لفظ صرف اُسی محل میں بولا کرتے ہیں جب کوئی خارق عادت کسی نبی یا رسول کیطرف منسوب ہو لیکن یہ عاجز نہ نبی ہے اور نہ رسول ہے صرف اپنے نبی معصوم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ خادم اور پیرو ہے اور اُسی رسول مقبول کی برکت متابعت سے یہ انوار و برکات ظاہر ہو رہے ہیں سو اسجگہ کرامت کا لفظ موزوں ہے نہ معجزہ کا اور ایسا ہی ہم لوگوں کی بول چال میں آتا ہے اور جو آپ اقلیدس کی طرح ثبوت مانگتے ہیں اس میں یہ عرض ہے کہ جسقدر بفضلہ تعالیٰ روشن نشان آپ کو دکھلائے جائیں گے بمقابلہ ان کے ثبوت اقلیدس کا جو اکثر دوائر موہومہ پر مبنی ہے ناکارہ اور ہیچ ہے۔ اقلیدس کے ثبوتوں میں کئی محل گرفت کی جگہ ہیں اور ان ثبوتوں کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ اگر اول آپ بلا دلیل کسی ایک چارپایہ کی نسبت یہ مان لیجئے کہ یہ چارپایہ نجاست کھا لیتا ہے اور میں میں کرتا ہے اور بدن پر اُس کے اون ہے تو ہم ثابت کر دینگے کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے ایسا ہی اقلیدس کی بنیادات

میں اکثر جگہ تناقض ہے جیسے اول وہ آپ ہی لکھتا ہے کہ نقطہ وہ شے ہے جس کی کوئی جزء نہ ہو یعنی بالکل قابل انقسام نہ ہو پھر دوسری جگہ آپ ہی تجویز کرتا ہے کہ ہر ایک خط کے دو ایسے ٹکڑے ہو سکتے ہیں کہ دونوں اپنے اپنے مقدار میں برابر ہوں اب فرض کرو کہ ایک خط مستقیم ایسا ہے جو نو ۹ نقطوں سے مرکب ہے اور بموجب دعوی اقلیدس کے ہم چاہتے ہیں جو اس کے دو ٹکڑے مساوی کریں تو اس صورت میں یا تو یہ امر خلاف قرارداد پیش آئے گا کہ ایک نقطہ کے دو ٹکڑے ہو جائیں اور یا یہ دعوی اقلیدس کا کہ ہر ایک خط مستقیم دو ٹکڑے مساوی ہو سکتا ہے غلط ٹھیرے گا غرض اقلیدس میں بہت سی وہمی اور بے ثبوت باتیں بھری ہوئی ہیں جنکو جاننے والے خوب جانتے ہیں مگر آسمانی نشان تو وہ چیز ہے کہ وہ خود منکر کی ذات پر ہی وارد ہو کر حق الیقین تک اسکو پہونچا سکتا ہے اور انسان کو بجز اس کے ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا سو آپ تسلی رکھیں کہ اقلیدس کے تاخیر خیالات کو ان عالی مرتبہ نشانوں سے کچھ نسبت نہیں ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک - اور یہ نہیں کہ صرف اس عاجز کے بیان پر ہی حصر رہیگا بلکہ یہ فیصلہ بذریعہ ثالثوں کے ہو جائے گا اور جب تک ثالث لوگ جو فریقین کے مذہب سے الگ ہوں گے یہ شہادت نہ دیں کہ فی الحقیقت یہ خوارق اور پیشگوئیاں انسانی طاقت سے باہر ہیں تب تک آپ غالب اور یہ عاجز مغلوب سمجھا جائے گا لیکن در صورت ملجانے ایسی گواہیوں کے جو ان خوارق اور پیشگوئیوں کو انسانی طاقت سے بالاتر قرار دیتی ہوں تو آپ مغلوب اور میں بفضلہ تعالی غالب ہوں گا اور اسی وقت آپ پر لازم ہوگا کہ اسی جگہ قادیان میں بشرف اسلام مشرف ہو جائیں - پھر آپ اپنے خط کے اخیر پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر شرائط مذکورہ بالا کو قبول نہیں فرماؤ گے تو آپ کا حال اور یہ شرائط چند اخبار ہند میں شائع کیجائینگی - سو مشفق من جو کچھ حق حق تھا آپ کی خدمت میں لکھدیا گیا ہے اور یہ عاجز آپ کے حالات شائع کرنے کرانے سے ہرگز نہیں ڈرتا بلکہ خدا جانے آپ کب او کسوقت اپنی طرف سے اخباروں میں یہ مضمون درج کرائیں گے مگر یہ خاکسار تو آج ہی کی تاریخیں ایک نقل اس خط کی بعض اخباروں میں درج کرنے کے لئے روانہ کرتا ہے اور آپ کو یہ خوشخبری پہلے سے سنا دیتا ہے تا آپ کی تکلیف کشی کی حاجت نہ رہے اور بعد جو کچھ آپ کی طرف سے ظہور میں آئے گا وہ بھی بیس روز تک انتظار کر کے چند اخبار دمیں چھپوا دیا جائے گا اور اگر آپ کچھ غیرت کو کام میں لا کر قادیان میں آ گئے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ خداوند کریم کس کے ساتھ ہے اور کس کی حمایت اور نصرت کرتا ہے اور پھر اسوقت آپ پر یہ بھی کھل جائے گا کہ کیا سچا اور حقیقی خدا جو خالق و مالک ارض و سما ہے وہ حقیقت میں ابن مریم ہے یا وہ خدا ازلی و ابدی و غیر متغیر و قدوس جس پر ہم لوگ ایمان لائے ہیں سو میں اسی خدائے کامل اور صادق کی آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ضرور تشریف لائیں ضرور لائیں اگر وہ قسم آپ کے دل پر مؤثر نہیں تو پھر اتمام الزام کی نیت سے آپ کو حضرت مسیح کی قسم ہے کہ آپ آنے میں ذرا توقف نہ کریں تا حق و باطل میں جو فرق ہے وہ آپ پر کھل جائے اور جو صداقتوں اور کاذبوں میں مابہ الامتیاز ہے وہ آپ پر روشن ہو جائے - **والسلام علی من اتبع الہدی** -

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور
من ایستادہ ام اینک تو ہم بیا بشتاب
کہ تا سیاہ شود روی کاذب مغرور

الراقم

خاکسار آپ کا خیر خواہ مرزا غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتیں اور کشایش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں **امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء و یجعلکم خلفاء الارض ءالٰہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون** بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اسکی پکار کے وقت جواب دیتا ہے اور اسکی مشکل آسان کر دیتا ہے اور کون ہے جو تم کو زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو کیا یہ تمام کلمات لغو اور سرسری ہیں کیا ذکر الٰہی اور قرآنی اذکار سے دل اداس اور غمناک ہوتے ہیں جو اسقدر دور بھاگتے اور لا پروائی کرتے ہو کیا خدا کو چھوڑ کر اور اس کے کلام کو سرسری سمجھکر دنیا و آخرت میں سرسبز ہو گئے ہو کیا خدا اور اس کے احکام کو چھوڑ کر اپنے کسی اور کو رازق اور مالک سمجھ لیا

شہادات اسلام

یہ مضمون ترجمہ ہے ایک انگریزی مضمون کا جو نومبر کے مسلم ورلڈ میں طبع ہوا ہے۔ صاحب مضمون جناب حاجی براؤن نے قابل داد لیاقت سے اس مضمون کو لکھا ہے مگر باوجود بے شمار خوبیوں کے اس میں ایک کمی یہی ہے کہ حاجی صاحب نے قرآن کریم کی تعلیمات کی صداقت و افضلیت کے دعاوی تو بیشک بہت کئے اور بجا کئے مگر خود اندرونہ قرآن سے اپنے دعاوی کے اثبات پر سندیں لانے میں تساہل کیا۔ اگر وہ اپنے ہر ایک دعوی اور عنوان کے متعلق قرآن کریم کی آیات لکھتے اور ان کے حسب موقعہ دلچسپ تفسیر بھی کر جاتے تو عام یورپ کی نگاہ میں مضمون پر رعب اور موثر ہو جاتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ درحقیقت یہ ایک بڑا نقص ہے جس سے بہت سے مضامین کسی آسمانی کتاب کی حمایت میں لکھے ہوئے لکھنے والوں کی طبعزاد نکتہ سنجیاں تصور ہوئے اور اس لئے غیر موثر اور بے قدر سمجھے گئے ہیں۔ دوسری قوموں کو بے بضاعتی نے جو انکی مسلمہ کتابوں کی خود تہیدستی کے سبب سے ان کے حصہ میں آئی ہے اسپر مجبور کیا کہ وہ اپنی زباں درازیوں کو ان گونگی کتابوں کی پردہ پوشی کا چالاک وکیل بنائیں۔ مگر قرآن کریم کے حامی اس فضول تکلیف سے سبکدوش کئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کا دعوی ہے کہ **وہ کتاب ناطق ہے**۔ یعنی اسے اپنے ہر ایک دعوی کے ثبوت و حمایت میں کسی اور گویا وکیل کی حاجت نہیں بلکہ وہ خود اپنے پر فصاحت اور بلیغ ثبوت اور شہادتوں سے سامعین پر اپنی صداقت ثابت کر دینے کو کافی ہے۔ اور قرآن کا یہ دعوی بھی ہے کہ وہ ہر بات کے لئے **تبیان** ہے یعنی اس نے ہر ایک مقدمہ کو من کل الوجوہ پوری وضاحت اور صراحت سے بیان فرمایا ہے۔ اب وقت آیا ہے کہ ہر شخص جو قرآن کریم کی حمایت میں مضمون لکھنا چاہے وہ اسی نمونہ کو اپنا مقتدا بنائے۔ نری خشک لفاظیوں اور مسلسل فقرہ بندیوں سے جو مخالفین کا ساتھ دینے کو بھی ویسی ہی تیار کھڑی ہیں اپنے آپ کو حق مضمون سے عہدہ برآ نہ سمجھیں۔ اس میں بہت بڑے نقص ہیں جو عنقریب اسی مضمون میں بیان کئے جائیں گے غرض میں نے اس مضمون کو بہت لطیف پا کر چاہا کہ اسے ترجمہ کر کے شائع کروں مگر اس کی کمی کو پورا کرنے کے بعد جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس غرض سے میں نے حاجی صاحب کے کلام کے بعد مناسب موقعوں میں اپنی شرح بھی اضافہ کر دی جسکو نشان **ف** اس متن میں سے جدا کرتا ہے۔

شہادات صداقت اسلام

مسلمانوں کا مذہب صاف صاف اللہ تعالی کی طرف سے ہے

اسلام اس بارے میں دوسرے تمام مذاہب سے **کلی امتیاز رکھتا ہے** اسلام میں نجات حاصل کرنے کے لئے ایمان نہایت ضروری ہے۔ مگر ایمان بھی ایسا کہ قوای عقلیہ اور ادراک کی آزادانہ رسائی سے باہر نہ ہو۔ اسلام لوگوں سے استدعا کرتا اور اس امر کا استحقاق جتاتا ہے کہ اسے قبول کریں نہ اس لحاظ سے کہ وہ منقول و مروی ہے بلکہ وہ مخاطبوں کے سامنے بالکل صاف صاف۔ مشاہدہ میں آجانے والے اور ناقابل چون و چرا دلائل پیش کرتا ہے۔ اس خاص خصوصیت کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام مشنریانہ مذہب نہیں یعنی پادریوں کے من گھڑت مذہب عیسوی کی طرح نہیں۔ کیونکہ جس حال میں اسلام کے قبول کرنے کے لئے اخلاص رضا و رغبت اور بالکل صاف پاک دل ہونا نہایت ضروری ہے تو کسی صورت میں بھی روا نہیں کہ کوئی مسلمان کسی قسم کی ترغیب یا ترہیب یا تحریک یا تخرلص سے کسی کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کرے۔ اس لئے کہ مسیحی چرچ کی یہ اصل کہ اجباراً کسی کو مذہب میں داخل کر لیا جاوے منشای اسلام سے بالکل مخالف ہے۔ مگر ایک اور معنی کے لحاظ سے اسلام مشنری مذہب یعنی رسالتی مذہب ہے کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ راہ حق کی طرف لوگوں کو دعوت کریں۔ اور اس دعوت کا صاف منشا یہ ہے کہ لوگ اس میں پوری غور اور تامل کریں۔ چنانچہ مسلمان مبلغ کا فرض ہے کہ پوری راستی اور بے لوث غرض سے طالب حق کو اصول کے سمجھنے کا خوب موقعہ دے اور اس کا معاملہ بالکل اللہ تعالے پر چھوڑ دے خواہ وہ اسے قبول کرے یا اسے رد کرے۔

ف اس میں شک نہیں کہ اسلام میں ایمان نجات کی ضروری شرط ہے مگر مجرد ایمان کو اسلام کچھ بھی قابل اعتبار نہیں سمجھتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں آیا ہے **ان الذین امنوا** اسی کے ساتھ یہ بھی آیا ہے **و عملوا الصلحت** یعنی جو لوگ ایمان بھی لائے اور اس کے مناسب انہوں نے اعمال بھی کئے جو درحقیقت ایمان کا پھل ہیں۔ قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی تاکید بہت جگہ آئی ہے

یہ شدید "! کیونکہ اور اس کا بار بار اعادہ صاف بتاتا ہے کہ اس سے غرض کسی ایسے خطرناک شائع اعتقاد کی بیخکنی کرنا ہے جسنے محض ایمان کی خوبصورت لفظ کی اوٹ میں عمل صالح کی ضرورت کو کمزور بلکہ معدوم کر دیا ہوگا۔ اور وہ اعتقاد بجز اس زہریلے اعتقاد کفارہ کے اور کیا ہوسکتا ہے جس کی تائید میں ممبران کلیسا کو یہ ضرورت پڑی کہ تمام مقدس نبیوں کو غیر معصوم اور بدکار خواہش پرست اور گنہگار ٹھہرایا۔ اور اس لئے کہ اعمال صالحہ کی قید سے بالکل آزاد ہوکر بہایم وار زندگی بسر کرنے کے لئے محبت پیدا کرسکیں الٰہی شریعتوں کو لعنت کا موجب قرار دیا اور کیا ہی موزون فقرہ گھڑ لیا۔ نجات اگر فضل الٰہی سے ہے اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہے گا اور اگر اعمال سے تو پھر فضل کچھ نہیں تو عمل عمل نہ رہے گا (روم ۱۱ : ۶) اگر اس فقرہ کے وہ برے معنی نہ لئے جائیں جن کی بنیاد پر کفارہ تسلیم کیا گیا ہے جس سے کسی طرح بھی انسانی فطرت کی سچی فلاسفی اور خدا تعالےٰ کی رحمانی و عدل کو لازوال دھبہ لگانے کے سوا اور کچھ ثابت نہیں ہوتا تو یہ فقرہ اسلام کی تعلیم کے موافق ہے۔ عیسائیوں نے سخت نادانی سے یہ اعتراض کیا ہے کہ اسلام انسان کو اعمال صالحہ پر نازاں کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کے اس عجیب راز سے واقف ہیں کہ کیوں اس ساری مقدس کتاب میں باری تعالیٰ نے فقط اپنی ذات کو قوائے انسانی کے مبادی ظہورات اور ان کے جذبات و میلانات کا مبدء اول یا علت العلل ہونے پر زور دیا ہے وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ جوارح جسمانی اور قوائے روحانی کا عطا کرنا اور ان میں اپنی مرضی کے موافق اعمال صالحہ کی صلاحیت پیدا کرنا یہی اُس کا عین فضل اور عظیم فضل ہے ایمان اور اعمال صالحہ طبعاً کوئی دو متغائر چیزیں نہیں ہیں بلکہ بالکل ایک ہی ہیں۔ یہ بالکل صاف بات ہے کہ کسی چیز کی نسبت علم کا ہونا اُس علم کے حسب حال انسان کو کسی حرکت پر جسے عمل یا فعل یا ترک عمل یا ترک فعل کہہ سکتے ہیں مجبور کرتا ہے۔ مثلاً سم الفار اور سانپ اور دیگر تمام موذیات کا علم جس کی نسبت انسان ایمان لاچکا ہے کہ اس کی محبوب ترین اشیاء (صفت بقا) کے وہ مخالف ہیں اُسے اضطراراً اجتنابی حرکت یعنی ترک عمل پر مجبور کرتا ہے اور منفعت بخش اشیا کی صورت ان کی نسبت پہلے ایمان اور اعتقاد بالخیر کی وجہ سے اُسے عمل اور اختیار پر مائل کرتی ہے۔ اور سب امور بالکل فطری اور جبلی ہیں۔ جیسے اعضاء و جوارح اور قوی اور مدرکات میں تالم اور تنعم کے حواس محض وہبی ہیں اکتسابی ہرگز نہیں ویسے ہی تمام موذیات و منافع اشیا محض باری تعالیٰ کے خلق و امر سے ہیں کسی مخلوق کی صناعت و تصنع کو ہمیں دخل کا امکان نہیں۔ انسان کو آئندہ آنے والے نفع اور غائب ضرر کا کچھ بھی علم نہیں دیا گیا۔ بنابراں مضار و موذیات سے محفوظ رکھنا اور معیدات و منافع سے متمتع کرنا محض اُس کے فضل سے ہے۔ اسی واسطے صادق کتاب (قرآن) نے جو انسانی بناوٹ اور اس کے میلان کو بخوبی سمجھتی ہے کیونکہ خالق انسان کی طرف سے ہے انسان کو ایمان اور عمل کی سچی فلاسفی کی تعلیم دیتے ہوئے سکھایا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ یعنی جہاں انسان کو یہ سکھایا ہے کہ وہ اُسی کی فرمانبرداری کا اقرار کرے اور اپنی عبودیت کو عملی طور پر ثابت کرے اور اس لئے ان لفظوں سے اقرار کرے کہ "ہم تیری ہی اطاعت کرتے ہیں"۔ ساتھ ہی دوسرا نہایت ضروری جملہ تلقین کیا ہے "اور اس عہد کے قائم رکھنے اور اس اقرار کے ایفا پر ہم ہر طرح کی مدد بھی تجھ سے ہی مانگتے ہیں۔ مدعا یعنی ہم اتنے بڑے ہیبت ناک اقرار عبودیت پر جو تیری عظمت الوہیت کے شایاں ہو باایں ہمہ ضعف و نقص بشریت کیونکر قادر ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے قوی میں اسیر ایسے پرزور جذبات۔ لگام شکن میلان بھی ہیں جنہیں ہم عدم علم اور عدم قوت مقابلہ کی وجہ سے تیری پوری مرضیوں اور سچی خواہشوں کے قالب میں ڈھال نہیں سکتے اور نیز اپنی محیط قدرتوں اور باریک حکمتوں کے تقاضا سے اگر وہ قوی ہی ہم سے چھین لے جو تیری عبادت اور تعظیم و اجلال کے اختیار کرنے سے مسرور و متمتع ہوسکتے ہیں تو ہم علاوہ عدم ایفاء اقرار کسی حماد یا بہا ہم سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھ سکتے۔ لہذا ان سب امور کے سرانجام کے لئے تیرے فضل سے التجا کرتے ہیں کہ توفیق بھی تیری ہی طرف سے نازل ہو۔ اس دوسرے جملے سے انسان کے ہر طرح کے غرور و فخر اور گھمنڈ کو جو وہ عبادات الٰہی کی بجاآوری اور اعمال صالح کے اظہار پر کرسکتا تھا خاک میں ملا دیا ہے۔ اور عین فطرت انسانی کے موافق ثابت کر دیا ہے کہ ایمان اور اس کا پھل یعنی عمل صالح دونوں عطائے ربانی اور اس کے فضل سے ہیں۔ پھر اس کے بعد سکھایا اھدنا الصراط المستقیم یعنی ہمیں سیدھی راہ بتا جس سے مراد وہ اعمال صالحہ ہیں جو انسان کی اس جہان کی زندگی میں آنے والی زندگی کے لئے

میگزین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخوانی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میگزین اب بالکل مرتب ہو چکا ہے تین نمبروں کے لئے خود حضرت اقدس علیہ السلام نے مضمون لکھا ہے اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے انگریزی میں اس کا ترجمہ بھی کر چکے ہیں۔ پہلے سوچا گیا تھا کہ پہلا نمبر اکتوبر میں شائع ہو مگر حضرت اقدس امام علیہ السلام کے مبارک قلم سے ایک عظیم الشان مضمون کا نکلنا اس امر کا محرک ہوا کہ اکتوبر والی تدبیر کو بہت نزدیک کی تاریخ اشاعت سے بدلا جائے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مشتاق بھائیوں کی دلچسپی کے لئے چند لفظوں میں لکھدوں کہ ان دو تین نمبروں کا مضمون کیا ہوگا۔ وہ ہوگا "بیسویں صدی کا مذہب" یعنی یہ صدی جس میں اب ہم ہیں اپنے قرائن اور محرکات اور اسباب موجودہ کے لحاظ سے کس مذہب کو چاہتی ہے اور کون سے بدقسمت مذہب ہیں جن کے لئے باد فنا گھات میں بیٹھی ہے اور ان کے وہ کون سے اجزا ہیں جو علوم کے صدمات کی تاب نہ لاکر عنقریب پاش پاش ہونیوالے ہیں۔

ان مذاہب باطلہ میں سے مخصوصاً **نصرانیت** کو بحث اور تعیش کا آماجگاہ اور جولانگاہ بنایا گیا ہے۔ **عیسویت** کے سارے ستونوں یسوع کی خدائی **کفارہ تثلیث۔ معصومیت** اور **معجزات** کی نسبت ایسی بحث کی گئی ہے کہ اس سے پہلے جب سے مباحثات کا باب کھلا ہے کبھی نہیں ہوئی۔ ان ستونوں کو گرا کر چھت کو زیر و زبر کر دیا گیا ہے پھر **قرآن کریم** نے ایسا بین **اور انجیل** کی تحریف پر استدلال اور حملہ کیا گیا ہے کہ اس میدان کے پہلے نبرد آزماؤں سے کسی کے دل میں کبھی نہیں گذرا۔ پھر **قرآن کریم کی تعلیم** اور **انجیل کی تعلیم کا مقابلہ** اور جناب یسوع کے اخلاق اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مقابلہ و موازنہ سیر کن بسط سے کیا گیا ہے اور بڑی صفائی سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس کے جوہر میں بقا کا مادہ رکھا گیا ہے اور یہی ایک روشن طریق ہے جس کے قبول کرنے کے لئے فطرتوں میں میلان ہو رہا ہے اور اسباب اس کی مساعدت کر رہے ہیں۔

غرض یہ ایسا مضمون ہے کہ انگریزی زبان میں اس کے شائع ہونے کی ضرورت مدت سے محسوس ہوتی تھی اور اب اس کا وقت آگیا ہے۔ یہ اس آخری **آدم** کی طرف سے جو آدم اول کے موذی دشمن سانپ کا سر کچلنے کے لئے ازلاً مقدر و موعود تھا کاری حربہ رونما ہے۔ حق کو اس سے وہی قوت حاصل ہوگی جو **لیظہرہ علی الدین کلہ** میں اس آخری زمانہ میں اس کے لئے وعدہ کی گئی تھی۔ اب دین اسلام غریب نہیں رہے گا اب بھیڑیئے اور جنگلی کتے پہلے کی طرح اس پر شیر نہیں ہو سکیں گے۔ وہ کس مپرس اور متروک یتیم نہ رہے گا۔ اس کی سچائی کی **قوت** اور دلائل کا زور باطل کے دانت کھٹے کر دے گا۔ کوبرا زہریلی جیبھہ منہ سے نکال نہیں سکے گا اور نہ ہی ڈسنے کے لئے لپکنے کا میلان دل میں پائے گا اس لئے کہ اس کی زہریلی کچلیاں نکال ڈالی جائینگی۔ اب سے وہ زبان دراز حملہ آور نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ زشت رو گندہ دہن پیرہ زال کی طرح گھونگٹ میں منہ چھپائے رکھنے کو غنیمت سمجھے گا۔ دجل اور ملمع کاری کی آب جاتی رہے گی اور اصلی کمی دھات باقی رہ جائے گی اور ایک جہان پر پوری بینائی سے کھل جائیگا کہ اس مزور دغا باز **شیطان** نے کب سے **آدم** کی نسل کو دھوکے جال میں پھنسا رکھا تھا **محمد** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی **عزت** ظاہر ہوگی۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ سچی **عصمت** اور کامل **نبوت** اور زندہ نشان اور زندہ برکات آپ ہی کی ذات پاک میں ہیں۔ قرآن کریم چمکتا ہوا نور اور ہر قسم کی بیماروں کی شفا ثابت ہوگا اور آخر میں وہی **احد لم یلد ولم یولد** خدا معبود اور الہ مانا جائیگا جس کی طرف قرآن کریم نے رہنمائی کی ہے۔*

عیسائیوں سے مباحثہ کرنے والوں کے ہاتھ میں اب سے یہی ایک مضمون ہوگا جس کے سہارے اور تقویت سے ان کے دل گردے اور زبانوں میں حوصلہ اور یارا پیدا ہوگا۔ اور یوں اسلام کی یہ جلیل خدمت آخرکار دانشمند و نکو یقین دلانے گی کہ وہ انسان کامل لاریب خدا کی طرف سے اور اپنے سارے دعووں میں صادق ہے جو ساری اسلامی دنیا میں اکیلا حق کی طرف سے

دیکھو صفحہ ۱۰

* اس مضمون کی عزت اور شان اور بھی بڑھ جائیگی جب دنیا کو معلوم ہوگا۔ کہ اس مضمون کے آخر میں اس مشہور فتنہ انگیز کتاب امہات المومنین کا جواب بھی شامل کیا گیا ہے۔ منہ

اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ہر قسم کا زر چندہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے سکرٹری مدرسہ مذکور کے نام آنا چاہیئے جنکی رسید وہ اپنے دستخط سے فرستندہ کی پاس براہ راست بھیجدیں گے حسب معمول چندہ دہندگان کی رسیدیں اخبار الحکم میں بھی شائع ہوتی رہینگی لیکن آئندہ جسکو چندہ بھیجنے کے ۱۵ روز بعد تک مولوی صاحب موصوف کی رسید نہ پہنچے وہ فوراً اطلاع دے۔ ایڈیٹر

خاتم النبیین تھے صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے آنحضرت ؐ پر کمالات نبوت ختم ہوئے - کمالات نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم نبوت ہوا - جو خدا تعالے کو راضی کرنا چاہیے اور معجزات دیکھنا چاہیے اور خارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اُنکو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنا لے - دیکھو امتحان دینے والے محنتیں کرتے کرتے مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں پس تقوی کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اُٹھانے کے لئے طیار ہو جاؤ - جب انسان اس راہ پر قدم اُٹھاتا ہے تو شیطان اُسپر بڑے بڑے حملے کرتا ہے لیکن ایک حد پر پہونچکر آخر شیطان ٹھر جاتا ہے یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب انسان کی سفلی زندگی پر موت آکر وہ خدا کے زیر سایہ ہو جاتا ہے - وہ مظہر آلہی اور خلیفۃ اللہ ہوتا ہے - مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا کی طرف لگا دے

حضرت مسیح کے بے باپ پیدا ہونے کے متعلق ذکر تھا

فرمایا

(ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالے کو سب طاقتیں ہیں نیچری جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ اُن کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں - ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی * جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالے کسیکو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسرائیل کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ تمہاری حالتیں ایسی ردی ہو گئی ہیں کہ اب تم میں کوئی اس قابل نہیں جو نبی ہو سکے یا اُس کی اولاد میں سے کوئی نبی ہو سکے پس وہ آخری خلیفہ موسوی کو اللہ تعالی نے بے باپ پیدا کیا اور انکو سمجھایا کہ اب شریعت تمہارے خاندان سے گئی اُسی کی مثل خدا تعالی نے آج یہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ آخری خلیفہ محمدی یعنی مہدی و مسیح کو سیدوں میں سے نہیں بنایا بلکہ فارسی الاصل لوگوں میں سے ایک کو خلیفہ بنایا تاکہ یہ نشان ہو کہ نبوت محمدی کی گدی کے دعویداروں کی حالت تقوی اب کیسی ہے -)

فرمایا

انبیا کا قاعدہ ہے کہ شخصی تدبیر نہیں کرتے نوع کے پیچھے پڑتے ہیں - جہاں شخصی تدبیر آئی وہاں چنداں کامیابی نہ آئی - چنانچہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ یہ حال ہوا)

مدت کی بات ہے کہ ایکدفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں کوئی مجاہدہ مجھے بتلائے

آپ نے فرمایا

کہ عیسائیت کے رد میں کوئی کتاب لکھو تب حضرت مولوی نور الدین صاحب نے کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب دو جلدیں لکھیں پھر ایک دفعہ ایسا ہی مولوی صاحب نے حضرت اقدس سے سوال کیا - حضرت نے

فرمایا

آریوں کے رد میں کتاب لکھو - تب مولوی صاحب نے تصدیق براہین احمدیہ لکھی - اور فرمایا کہ ان ہر دو مجاہدوں میں مجھے بڑے بڑے فائدے ہوئے -

---

* **نوٹ** شاید نیچریوں نے اسی لحاظ سے کہ وہ مردہ اور کمزور خدا ہے دعا اور استجابت دعا سے انکار کر دیا ہے

سراج الحق نعمانی

بقیہ مضمون تقریر

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ

سلسلہ کیلئے دیکھو نمبر ۲۲ جلد ۵

اُس نے تین حربے نکالے ہیں **پہلا حربہ** وہ تھا جو عیسائیوں کے مباحثہ میں (جو بمقام امرتسر ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا) نکالا - کہ ہر ایک الہامی اور آسمانی کتاب کی یہ نشانی ہے کہ وہ دعوی اور دلیل اپنے اندر سے بیان کرے ہم جو دعوی قرآن کریم کی صداقت - اسلام کی حقانیت - الوہیت مسیح کی تردید وغیرہ وغیرہ قرآن کریم ہی سے پیش کریں گے اور ان کے ثبوت میں دلائل بھی قرآن کریم سے دینگے ایسا ہی آپ اپنے دعاوی اناجیل سے پیش کریں اور اُن کا ثبوت بھی اناجیل ہی سے دکھلائیں - اس کارگر حربہ نے **عیسائیت کی ہیکل** کو جس چکنا چور کر دیا - اور انجیل کی بے بسی کی تصویر مجسم ہو کر سامنے آکھڑی ہوئی - اب اگر کوئی **میرا دل** لے کر سوچے تو اُسکو معلوم ہوگا کہ اس دن سے اس اصول کی عظمت ایک دم کے لئے بھی میرے دل سے محو نہیں ہوئی - یہ وہ اصول ہے جس نے قرآن کریم کے جلال کو پھر دنیا میں قائم کر دیا + میرے دوستو اناجیل میں غور کرو - اپنے بستروں پر تنہائی کی گھڑیوں میں سوچو کہ یہ کیسا عظیم الشان اصول ہے - مبارک ہو **اے مسیح تیرے لئے** فرشتوں اور مومنوں کے برکات تیرا امداد کے لئے ہوں خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کسقدر باتیں تو نے اپنی روح میں ترتیب دی ہونگی جنکا یہ **عطر** پیش کیا سب سے پہلے تو اسکو (مسیح موعود علیہ السلام) یہ شعور ہوا کہ یہ فیضان قرآن کریم کا ہے

دنیا کی اور کسی کتاب میں نہیں۔ اور پھر غور اور بعد سے فکر کے ساتھ دیکھا کہ قرآن کریم اپنے دعاوی کے دلائل کی ترتیب کیسی رکھتا ہے ان سب امور پر ایک غائر نظر کر لینے کے بعد یہ اصول پیش کیا گیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیسا صاف اصول ہے دیکھو قرآن کریم دعوی کرتا ہے کہ خدا ہے اور پھر اُس کا ثبوت دیا۔ پھر کہا کہ خدا ایک ہی نہ دو ہے نہ تین ہے اس کا ثبوت دیا ثبوت ضروری ہے اس کے ثبوت دئے جزا و سزا۔ موت کے بعد دوسرا عالم ہے اس کے ثبوت دئے۔ یہ امر مینے بطور نمونہ بیان کیا ہے ورنہ میری روح اس اصول پر غور کر کے بہر ول لذت اُٹھایا کرتی ہے۔ اور جب کبھی کوئی باریک سی باریک بات علوم روحانی کے متعلق میں معلوم کرتا ہوں اور پھر قرآن کریم میں اُس کا بیان پاتا ہوں تو میری روح ذوق سے سرشار ہو جاتی ہی اور میں وجد کر اُٹھتا ہوں۔ غرض ہر ایک شخص سوچ سکتا ہے کہ کیسی باریک نگاہ ہمارے امام کی ہے۔ اس جلسہ مباحثہ میں حضرت مولانا مولوی **نور الدین** صاحب بار بار مجھے کہتے تھے کہ مرزا صاحب کیا پیش کریں گے مگر جب اُنھوں نے یہ اصول سُنا چونکہ آپ فہیم اور قرآن کریم پر خوب غور کرنیوالے تھے اُن پر وجد کیسی حالت طاری ہو گئی۔ اور فرمانے لگے کہ کیا کہوں آب زر سے یا کس چیز سے لکھنے کے قابل یہ اصول ہے۔ غرض خدا کا مسیح موعود اس نتیجہ پر پہونچ چکا تھا کہ عیسائی جو مسیح کی نسبت دعوی کرتے ہیں کہ وہ الٰہ اور سب کا قادر مطلق خدا ہے یہ صرف ان کی زبانی لن ترانی ہے ورنہ انجیل میں تو خاک بھی نہیں نہ یہ دعوی اور نہ اس کے ثبوت میں دلائل یہ اصول سنکر نصاری ظلم عظیم کے حامی کیا بجز کچھ بھی نہیں اے ظلم عظیم کے حامیو! کچھ تو بولئے !!!۔

دوسرا حربہ جس نے اس نادان قوم کو سخت زخم لگایا ہے وہ **لعنت کا حربہ** ہے احمقوں نے اپنی دور اندیشی اور بڑی بڑی کمیٹیوں کے بعد ایک بات اپنے مذہب کی تائید میں بنا رکھی تھی خدا کی قدرت خدا کے اس برگزیدہ مسیح نے اسی بات کو اُن پر دے مارا۔ وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ خدا ہمارے گناہوں کے بدلے ملعون ہو گیا ہے اب ہم آزاد اور سزائے خداوندی سے بری ہیں۔ مگر حقیقت سے ناآشنا اس کی فلاسفی پر غور نہ کر سکے کیونکہ باطل پرست کی نگاہ تیز اور دوربین نہیں ہوتی۔ حضرت اقدس نے اس راز سربستہ کو ایسا کھولا اور اُن کی جوتی اور اُنھیں کا سر ایسا اس مسئلہ کو اُن کے مُنہ پر مارا کہ آجتک اس زخم سے چلاتے ہیں۔ اور کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بتلایا کہ لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ ملعون خدا سے بیزار اور خدا اُس سے بیزار اُس کا دل شیطان کے وساوس کا نشیمن ہو۔ یا یوں کہو کہ لعین شیطان کا مترادف ہے۔ پس جب مسیح بقول تمھارے ملعون ہو چکا تو گویا وہ خدا سے دور ہو کر مخذول اور مردود ہو گیا جب خود اُس کی یہ حالت ہے تو وہ کسی دوسرے کی اصلاح کیا کرے گا ؟۔

اس حربہ نے مردہ پرست قوم میں تہلکہ مچا دیا اور وہ ایسے حواس باختہ ہوئے ہیں کہ آجتک کوئی جواب نہیں بن سکا۔ اور ملعون خدا کے پجاری ملعون ہی رہے۔

تیسرا حربہ جس کے کاری زخم نے ایسا درد اس باطل پرست قوم کو پہونچایا ہے کہ جسکی ٹیس سے یہ آجتک ہائے ہائے پکار رہے ہیں اور جس نے ایسا دُکھ پہونچایا ہے کہ کبھی نہ پہونچا ہو یہاں تک کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کے مدعی اور خدا کے لیے بے ضرر ہونے کا دعوی کرنے والے کراہنے لگے وہ جو بلند دعوے کرتے تھے کہ ہم نرم خو ہیں اور خدا تعالی کی سچی تعلیم قوای انسانی کی آبیاری کرنے والی مقدس تعلیم کو ظالمانہ اور جہاد کو تعلیم ظلم کی راہ سے کہتے تھے اور اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کینہ ور اور بے رحم کہا اپنی انتقام کے لئے ہتھیار روکی طرف اپیل کر نیوالا کہا یہ مسیح کے لیے آج درد سے چلا رہے ہیں اور خطرناک رعب کے نیچے آ گئے ہیں **وہ مسیح کی موت کا حربہ ہے** جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود نے ان تمام تکلیفوں کا جو ان مسیح کے بردوں نے ہمکو پہونچائی تھیں انتقام لیا۔ مسیح کی موت کے مسئلہ نے نصارا کے گھر میں ماتم ڈالدیا اور وہ موت جو ان کے لئے خوشی کا موجب تھی غم کا باعث ہو گئی۔

شاید بعض لوگ کہیں کہ عیسائی تو پہلے ہی مسیح کی موت کے قائل ہیں اور اسکو اپنی نجات کا موجب قرار دیتے ہیں پھر اس میں انکو غمناک بنانیوالی بات کیا تھی ؟ یاد رکھو عیسائی مسیح کی صلیبی موت کے قائل ہیں مگر حضرت مسیح موعود نے یہ ثابت کیا کہ

مسیح صلیب پر سے زندہ اُتر آیا اور اُس نے مرہم عیسی کے ذریعہ شفا پائی اور پھر اپنی طبعی موت سے کشمیر میں آ کر مر گیا جہاں اب تک اُس کی قبر خان یار کے محلہ سری نگر شہر میں موجود ہے۔

باقی آیندہ

باطل کرتا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

ازبسکہ اب فیصلہ ہوگیا ہے کہ میگزین متواتر نکلنا شروع ہو جائے گا لہذا اُن بھائیوں کی خدمت میں التماس کیا جاتا ہے جو اس کے لئے چندہ لکھوا چکے ہیں کہ وہ جلد اپنا اپنا چندہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس لاہور کی خدمت میں ارسال کر دیں اور توقف نہ کریں۔ اور جو بھائی ہنوز شامل نہیں ہوئے وہ اپنی شمولیت سے اُس کمی کو پورا کریں جو چندہ دہندوں کی کمی تعداد کی وجہ سے رہ گئی ہے۔

خداوند کریم عزاسمہ ہمارے بھائیوں کو اپنے نیک کاموں کی روز افزوں توفیق بخشے اور بصیر بصیرت اور شرح صدر سے علم ہو جائے کہ آج وہی ایک قوم ہے جس کا روپیہ ٹھیک ٹھیک خدا کے دین کے اعلا میں خرچ ہو رہا ہے اور یہی وہ انفاق ہے جسکی نسبت خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہے کہ اُسے بیشمار سود کے ساتھ انھیں واپس دے گا۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وآلہ اجمعین

عاجز عبدالکریم از قادیان

فٹ نوٹ

میگزین میں جس قدر مضامین حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اور بزرگان ملت کے قلم سے نکلیں گے انشاءاللہ تعالے اردو داں پبلک کے لئے الحکم اس نعمت کو پیش کرتا رہے گا۔

ایڈیٹر

ڈائری

امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب

فرمایا

۱ تقوی والے پر خدا کی ایک تجلی ہوتی ہے وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ **تقوی** خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ ہو۔ ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالی کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے **پیاروں** کو جو دُکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے ورنہ ساری دنیا اکھٹی ہو جاوے تو انکو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی۔ چونکہ وہ دنیا میں نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں اسواسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اُٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھکر تردد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں۔ خدا تعالی نہیں چاہتا کہ اُس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر حکمت اور مصالح کے واسطے وہ دُکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود اُن کے لئے نیکی ہے کیونکہ اُن کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کے لئے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی جیسی کہ یہود کو لعنت اور ذلت ہو رہی ہے جس میں اللہ تعالے کے عذاب اور اُس کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ خدا تعالے کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی مگر دیکھو جنگ حد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرت صلعم کی شجاعت ظاہر ہو۔ جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہوگئے کہ میں اللہ تعالے کا رسول ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقعہ نہیں ملا

ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا چوری وغیرہ نہیں کرتے۔ ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں۔ **تقوی** کا مضمون باریک ہے اُسکو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی **ریاکاری** ہو خدا اُس کے عمل کو واپس اُلٹا کر اُس کے مُنہ پر مارتا ہے۔ **متقی** ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تو کیوں غصہ کرتا ہے۔ تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔ یہ طیش اس واسطے ہوا کہ روبحق نہ تھا جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ **متقی** نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی **تقوی** کی فرع ہیں۔ اصل **تقوی** ہے۔ اس واسطے تم الہامات اور رویا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول **تقوی** کے پیچھے لگو جو **متقی** ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں۔ اور اگر **تقوی** نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں اُن میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے کسی کے **تقوی** کو اُس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اُس کے الہاموں کو اُس کی حالت تقوی سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے **تقوی** کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو جتنے **نبی** آئے سب کا مدعا یہی تھا کہ **تقوی** کی راہ سکھلائیں **ان اولیاءہ الا المتقون**۔ مگر قرآن شریف نے تقوی کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے کمال نبی کا کمال اُمت کو چاہتا ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دلچسپ واقعات

مردم خواریکا مقدمہ۔ جنوبی سریا میں جوڈیشل تحقیقات سے مردم خواری کے ہیبت ناک مقدمہ کا پتہ لگا ہے۔ موضع ہر اسپرگ متصل مار گبرگ میاں بیوی اس جرم میں ماخوذ ہیں کہ انھوں نے اپنی ایک بائیس سالہ دختر کو ہلاک کیا۔ ملزموں نے اپنی بیٹی کو ہلاک کرکے اُس کے تمام جسم کو کھانے کی نسبت اقبال کیا اور بیان کیا کہ اس امر کو مخفی کرنے کے لئے اسکی ہڈیاں جلادی گئیں۔

لارڈ پادری لنڈن۔ بشپ آف لنڈن کی تنخواہ دس ہزار پونڈ سالانہ ہے جسپر ٹکس شرح بیمہ وغیرہ جو پندرہ فیصدی سے کم ہونگے منہا کرنے سے ساڑھے آٹھ ہزار پونڈ باقی رہتے ہیں۔ لارڈ بشپ کا جو سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اس سے بہت کم لوگ واقف ہونگے فیسوں اور محل کے اثاث کے مصارف ادا کرنے کے بعد بشپ صاحب کے دیگر مصارف کے واسطے بہت کچھ کم باقی رہتا ہے۔

ملکی فوج۔ یہ فوج بستا بیس مختلف زبانوں میں بولتے ہیں۔

معمر شخص۔ لڈائی روڈانسی رئیس ماسکو دنیا میں سب سے معمر شخص ہے اسوقت اس کی عمر ایکسو بتیس برس کی ہے۔

برف کی پایداری۔ بحر اٹلانٹک میں برف کے پہاڑ بسا اوقات دو دو سال تک قائم رہتے ہیں۔

لاوارث مال۔ لنڈن میں ہرسال کرایہ کی گاڑیوں میں قریبا اکیس ہزار پونڈ کا مال لوگ بھولجاتے ہیں

کلب الکلب۔ افسوس ہے کہ ہائیڈروفوبیا یعنی کلب الکلب کی بیماری کراچی میں وبائی صورت میں نمودار ہوئی ہے۔ شدت گرما کے باعث انسان اور کتے یکساں پاگل ہورہے ہیں۔ مسٹر ملکسیلے کمشنر کو جمیں کو ان کے کتے نے کاٹا جو بعد میں پاگل ثابت ہوا۔ لہذا صاحب مذکور علاج کے واسطے کسولی گئے ہیں

معلق پل۔ شملہ سے آگے رامپور میں دریائے ستلج پر ایک معلق پل تیار کیا جائے گا جسکی لاگت کا تخمینہ تیرہ ہزار روپیہ کیا گیا ہے۔ یہ رقم لوکل گورنمنٹ اور راجہ صاحب بشہر بہم پہونچائیں گے۔

آہنی قلم۔ یہ قلم سب سے پہلے ۱۸۲۸ء میں پیری صاحب کے کارخانہ واقعہ برمنگھم میں تیار کئے گئے تھے اور بحساب دو روپیہ فی نب بکتے تھے اب شہر مذکور میں ہفتہ وار دو لاکھ نب تیار ہوتے ہیں۔ اور کارخانہ مذکور میں اس قدر نب تیار ہوتے ہیں کہ اپر ہفتہ وار آٹھ ٹن لوہا صرف ہوتا ہے۔

بھوکھ کا اثر۔ عرصہ تک بھوکا رہنے سے حیوانوں کا وزن ضرور ہی کم ہو جاتا ہے یہ رفتار پہلے بہت جلد شروع ہوتی ہے مگر بعد میں دھیمی پڑجاتی ہے اس طرح موت واقعہ ہونے کا عرصہ مختلف انسانوں میں اُن کے وزن کے مقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ انجام کے وقت فربہ حیوانوں کا وزن نصف اور لاغر آدمیوں کا $\frac{2}{5}$ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اس واسطے سے ایک سو پینتالیس پونڈ گھٹ جاتا ہے۔ تندرست آدمیوں نے پچاس یوم تک کھانے کے بغیر پانی پر گذارہ کیا ہے۔ ایک جرمن حکیم نے ایک عورت کا تذکرہ کیا ہے جو پینتالیس یوم بھوکی رہی اور اسکا وزن ۱۴۵ پونڈ میں سے ۴۴ پونڈ گھٹ گیا تھا۔

جگر میں زخم کے بعد زندگی۔ جگر میں جن لوگوں کو زخم کاری لگے ان کے اس صدمہ کے بعد زندہ رہنے کی نظیریں موجود ہیں۔ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ ایک شخص جس کا دل باجہ کی طرح سُریلا تھا سینٹ کلعینڈٹ جیسا چوسٹے کے ہسپتال میں زیر علاج تھا اس کے دل کی ہر ایک حرکت پر سارنگی کی طرح صدا نکلتی تھی اس شخص کو ایک روسی کاسک نے جگر میں خنجر مارا تھا۔ جس سے یہ سُر پیدا ہوگئے۔ کینیڈا کے ایک افسر مسمی لفٹننٹ المسمی نے دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء میں رپورٹ کی کہ اسکو جگر میں زخم مہلک لگا تھا۔ اب پریٹوریا کے ہسپتال میں صحت یاب ہو رہا ہے حالانکہ اس کے جینے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ یہ جنگ جنوبی افریقہ کا تازہ تجربہ واقعہ ہے۔

درختوں پر سُروں کا اثر۔ ایک باجہ نواز کا بیان ہے کہ جب میں ہارمونیم بجاتا ہوں میرا عقلمند پودہ پھولتا پھلتا ہے۔ اور درست نظر آتا ہے اور جب میں یہ کام بند کرتا ہوں پودہ مذکور کا پیلا ہے۔ جس سے اس امر کا پتہ ملتا ہے کہ گانے کی سُریں صرف حیوانوں پر ہی اثر نہیں کرتیں بلکہ پودوں پر بھی اثر کرتی ہیں۔

عجیب سکہ۔ ایڈورڈ اول کے عہد میں ایک سکہ اطرنفل کی شکل کا تھا جسمیں سرخ رنگ کا ایک پتھر جڑا ہوا تھا اسکی نسبت روایت ہے کہ اگر مویشیوں میں وبا پھیلے تو اس پتھر کو پانی میں دھوکر مویشیوں کو پلاتے ہیں۔

گلاب کا پھول۔ کالیفورنیا میں گلاب کا ایک درخت پچیس برس سے بویا گیا ہے اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اسکے تنہ کا محیط دو فٹ نو انچ ہے اور اسکی بڑی بڑی شاخوں کا گھیرا اس سے کم نہیں ہے جنوبی افریقہ میں کثرت سے ایسی گلاب کے پودے ہیں کہ جنمیں دس دس اور پندرہ پندرہ ہزار پھول لگتے ہیں اور سنتولن واقع ہالینڈ میں گلاب کے ایک ایک درخت سے ایک ایک وقت میں چھ چھ ہزار پھول پیدا ہوتے ہیں۔

دنیا کا ہفتہ

(مذہبی دنیا)

پوپ آف روم نے ایک مضمون شایع کیا ہے کہ عیسائیت زوال پر ہے اس کے ثبوت مین طاقتوں کی فوجون کے مظالم پیش کئے - جو چین میں کئے گئے ہیں - (ایڈیٹر) سچ ہے کہ صلیب کے لئے مسیح موعود جو آگیا پہر عیسائیت کا زوال کیوں نہو؟

مکتی فوج اس وقت ۴۷ مختلف ممالک میں اپنا کام کر رہی ہے اس کے ۵۵ اخبار اور رسالے ۲۱ زبانوں میں شایع ہوتے ہیں - (ایڈیٹر) اب وقت آگیا ہے کہ **قلم** کے ذریعہ اس سحر فرنگ کے مقابل ایک معجزہ ظاہر ہو اس لئے ضرورت ہے کہ ہمارے ناظرین الحکم کی توسیع اشاعت میں سعی کریں اور **میگزین** کے لئے پورے طور پر معاون ہون -

ولایت کے ایک عیسائی اخبار مین شایع ہوا ہے کہ امریکہ کے ایک عیسائی فرقہ مورا کو نام کا عقیدہ ہے کہ بن بیاہی عورت کو بہشت نصیب نہیں ہوتا اس خیال سے وہان ایک عیسائی عورت نے بستر مرگ پر شادی کی -

غازیپور کے ایک پیر صاحب کی عشقبازی کی کہانی اسطرح پر بیان کی جاتی ہے کہ آپ ایک مرید کی جورو پر عاشق ہوئے مرید کی رقابت کو گوارا نکر سکے معشوقہ کے خاوند اور اس کے ایک دوست کو بلکر شربت مین سنکہیا دیدی جس سے دونوں مرگئے پیر صاحب کو مقدمہ میں حبس دوام کی سزا ہوئی - (ایڈیٹر) افسوس ان پیرزادوں کی ایسی حالت ہو رہی ہے اسپر بھی نادان کہتے ہیں کہ کسی مامور من اللہ کی ضرورت نہیں

ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کرنل ییٹ نے زیارت مین تعمیر مسجد کے لئے قطعہ اراضی عطا کرنیکے علاوہ ۱۵۰ ایکسو روپیہ چندہ بھی مرحمت کیا -

لاہور سے عنقریب ایک انگریزی ماہواری رسالہ شایع ہونیوالا ہے جسکا نام ہوگا **ریویو آف ریلیجنز** جس مین بڑے بڑے زبردست معقول - مدلل اور

اسلامی دنیا

دہلی مین مسٹر ویلیس نام ایک انگریز نے اسلام قبول کیا - جس کا نام عبد اللہ رکھا گیا -

اخبار الشام دمشق لکھتا ہے کہ بعلبک مین جرمن انجنیر ایک قلعہ کھود رہے تھے کہ وہان سے کئی ہزار نقرائی سکہ برآمد ہوا جسپر ۳۰۰ سنہ ھو لکھا ہوا ہے

قلمرو عثمانیہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی سرکاری عہدہ دار دانہ گہاس یا اور کوئی چیز غریب لوگون سے جبراً بلا قیمت نہ لے ورنہ سزا ملے گی -

فرانس کے دولتمندوں سے ایک شخص مسمی بہ جوزف بلاتونی اسلام بول مین اپنے کنبہ سمیت مسلمان ہوگیا اسکا نام احمد شریف رکہا گیا - اس کی بیوی کا نام فاطم شریفہ بڑی لڑکی کا نام عمر شریفہ اور چہوٹی کا امین شریفہ -

امیر کابل نے شاہ ایران کو ایک مطلا قلمی قرآن شریف ہدیتہً ارسال کیا ہے - جس کی جلد مین ۱۲۷ موتی اور ۲۴ یاقوت رمانی اور ۱۰۹ الماس جڑے ہوئے ہین ان کل جواہرات کی قیمت ساڑہے چار لاکہہ روپیہ ہے (ایڈیٹر) افسوس ہے کہ یہ ہدیہ اصل **تحفہ** کو بھی بیکار کر دے گا -

قرآن کریم کی اصل غرض جیسا کہ اسکے نام سے معلوم ہوتا ہے **پڑہنا** اور اسپر عمل کرنا چاہیے مگر یہہ گران بہا تبہر اس کو نہایت حفاظت کے ساتہہ کسی خزانے کے تہ خانے مین رکہوادین گے -

حجاز ریلوے پر کام کرنیوالوں کے لئے سلطان المعظم نے بہت جلد ایک سفری شفاخانہ طیار ہونے کا حکم دیا ہے

قونیہ کے مسلمانوں نے باہم چندہ کر کے پچاس ہزار پونڈ کی لاگت سے ۱۵ اپریل مین ایک عالی شان صنعتی کالج قایم کیا ہے -

حرمین شریفین کے ان خاص مذہبی مصارف کے لئے جو وہاں پچہلے دنوں خرچ کرنے پڑے وزیر اعظم کے حکم سے ان ملازموں سے جو ڈہائی ہزار ماہواری اس سے زیادہ تنخواہ پاتے ہین مارچ کی تنخواہ مین سے دسوان حصہ بطور چندہ لیا گیا -

ہندوستان

بدہ مندر گیا کی مرمت گورنمنٹ نے ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ کے صرف سے کرائی ہے لکہا جاتا ہے مارچ ۱۹۰۲ء مین لارڈ کچنر ہندوستان کے عہدہ کمانڈر انچیفی کا اہتمام لین گے -

آگرہ میں روضہ تاج محل کے متصل افتادہ زمین پر باغ لگایا جاوے گا -

ہندوستانی ٹکسالوں میں دیسی ریاستوں کے سوا سرکاری روپیہ کا مسکوک کرنا بند کر دیا

ہمعصر بنگالی نے ایک سرکلر کا پتہ لگایا ہے جس میں انسپکٹر جنرل پولیس بنگال ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹوں کے نام حکم بہیجتے ہیں کہ یورپین اور یوریشین اس میں خاص طور پر بہرتی کئے جاوین -

مردم شماری کے نقشہ جات مین ابکے اس خاص امر کا لحاظ کیا جاوے گا کہ ہندوستان میں کمسنی کی شادی کی رسم کہانتک جاری ہے

بہاری لال سٹیشن ماسٹر ہردوئی کو ایک سال کی سزا اس علت میں عدالت سٹی مجسٹریٹ سے ہوئی کہ اس نے ایک مسافر کو ۵۰ روپیہ لینے کی غرض سے سٹیشن پر رات کو روک رکہا

چہاونی کانپور سے گاڑی ٹیکس اور میرٹہہ سے صفائی ٹیکس گورنمنٹ ہند نے معاف کر دیا

صاحب ڈائرکٹر جنرل ہندوستان نے حکم دیا ہے کہ عدالتوں کے سمن اور دیگر اس قسم کی دستاویزون پر اگر ڈاک کی معرفت روانہ ہون وہ محصول لیا جاوے جو چٹھی کے لئے مقرر ہے

۱۹۰۰ء مین ہندوستانی زمینوں سے ۱۷½ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی سال مذکور مین ۱۴۳ میل جدید ریلوے افتتاح ہوئی -

کلکتہ سٹی مین انجمن ہمدردی حیوانات نے ایک سو بیس زخمی مویشیوں کے مالکون کو ۷۵۸ روپیہ جرمانہ کی سزا دلوائی -

مسٹر رسلی کمشنر مردم شماری نے کہتریوں کو ایک ادنی قوم ظاہر کیا ہے جس کی تردید کے لئے ۲۹ رجون کو بریلی مین کہتری کانفرس ہونیوالی ہے

ہندوستانی قحط فنڈ میں ایک کروڑ ۵۴ لاکہہ روپیہ وصول ہو چکا ہے اب فنڈ کو بند کر دیا گیا ہے -

مہذب مضامین **عیسائیت** اور **اسلام** پر شایع ہوں گے - جن مین اکثر چودہوین صدی کے عظیم الشان انسان **مسیح موعود و مہدی معہود** کے قلم سے لکھے ہوئے ہون گے -

پنجاب اور سرحد

دہلی کے لال قلعہ کے دروازہ میں ایک گورہ لو لگنے سے ہلاک ہوا۔

جلالپور میں ایک یورپین ٹکٹ کلکٹر زنا بالجبر کے الزام میں زیر مواخذہ ہے

شملہ سے موضع رامپور کے قریب ایک اویزاں پل تعمیر ہونے والا ہے مصارف طیاری کا اندازہ ۱۳ ہزار روپیہ ہے

سرحدی چوکی مارن (بنوں) پر ۸ ارجون کی دوپہر کو لوٹیرے آپڑے ۱۲ رفلین لوٹ کرلے گئے۔

راولپنڈی کے مشہور رئیس سردار سوجان سنگہ آنجہانی کے بیٹوں کا باہم مقدمہ چل رہا ہے۔ اب ۶ جولائی امور تنقیح کے لئے مقرر ہوئی ہے۔

چکدرہ میں سوات ندی پر مستقل پل بنانے کا حکم دیا گیا ہے اکتوبر میں کام شروع ہوگا اویزاں پل نہ رہے گا۔

شہر لودہانہ اور ہوشیارپور کی تحصیل ا‌و‌نہ کو طاعون سے پاک قرار دیا گیا۔

میرانشاہ (ٹوچی) میں ۵ رجون کو ایک سکھہ سپاہی اوگنڈ نامی گاؤں میں گیا وہاں اس نے تلوار سے ایک لڑکے اور لڑکی کو قتل کرڈالا گاؤں کے لوگ پیچھے دوڑے آخر گرفتار ہوکر میرانشاہ حاضر کیا گیا۔ قاتل کا بیان ہے کہ بہنگ کے نشہ میں مدہوش تہا۔

پنجاب بنکنگ کمپنی کا ارادہ ہے کہ اپنا ایک برانچ آفس جالندہر میں بہی کہولے۔

قلعہ لوئہارٹ ۔ گلستان ۔ دہار ۔ سنگار دیالو دار اور شنواری کی چوکیوں کے لئے جن میں سمانہ رائفلز فوج قلعہ نشین کی گئی ہے ۱۰ ۱/۲ ہزار روپیہ ابتدائی مصارف کیواسطے اور ۶ ہزار سات سو روپیہ سالانہ اخراجات کے لئے منظور ہوئے ہیں۔ ان چوکیوں میں پانی پکہالوں میں بہرکر خچروں پر پہونچایا جاوے گا۔

ہزآونر لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب نے منظوری دی ہے کہ عیسٰی خیل کی تعزیری پولیس اور ایک سال تک رکہی جاوے اور نیز ضلع بنوں کے بعض دیہات میں بہی۔

معلومات اور نئی باتیں

ترک اور **پارسی** دنیا بہر کی باقی تمام اقوام سے زیادہ تمباکو پینے والے ہیں۔ چین میں مرد اور عورتیں اوایل عمری سے اس کے عادی ہوجاتے ہیں

انگلستان میں ہر سال پانسو آدمی بہوک سے مرجاتے ہیں انمیں سے سو تو خاص لنڈن کے ہوتے ہیں۔ باقی تمام برطانیہ کلاں کے۔

ہند میں جب سے نمک کا محصول بڑہایا گیا ہے اس وقت سے یہاں نمک کا خرچ ۶ کروڑ سیر کے قریب کم ہوگیا ہے۔

ولایت کا ایک اخبار اس امر پر زور دیتا ہے کہ تندرستی اور خوشی و خورمی کے لئے سادہ زندگی اور سادہ اور کم خوراک کہانا مفید ہے اسکی رائے ہے کہ زیادہ اعلیٰ درجہ کی چیزیں کہانا اور بہت کہانا ایسا ہے۔ جیسے سٹیم انجن میں کوئلے کی بجائے جواہرات بہردے۔

سائینس والوں نے دریافت کیا ہے کہ شہروں میں مصفا ہوا ۲۵ فیٹ کی بلندی پر ہوتی ہے لہذا تیسری منزل کے مکانوں کی صحت اچھی ہوتی ہے۔

ولایت میں لکڑی کے برادہ کو چینی میں تبدیل کرنے کا ڈہنگ نکالا گیا ہے برادہ کو سالفیورک ایسڈ میں ڈالکر خمیر اٹھاتے ہیں۔ اور پہر اسکو گرم پانی ڈالکر چینی کی ہیئت میں تبدیل کرتے ہیں۔

ایک سکاچ ڈاکٹر ڈیوڈسن نے ایک ایسی آڑنے کی کل ایجاد کی ہے جو پرند کی شکل سے مشابہ ہے اور پرندہ کے پروں کے اصولوں پر انہوں نے اس کو بنایا ہے۔ آئیں پنچاس یا ساٹہہ آدمی اکٹھے بیٹھکر بلاخوف و خطر اوپر کے طبقہ ہوائی کی سیر کر سکتے ہیں۔ اترتے وقت بہی کوئی ایذا نہیں پہونچتی

اگر کبہی دن میں ہوا کا رخ معلوم کرنا ہو تو انگلی پانی میں ڈبوکر ہوا میں رکہو جس طرف سردی محسوس ہو سمجہہ لو اس طرف سے ہوا آتی ہے

تفسیر القرآن قیمت ۱۲/ عہ درخواست کرنے پر دفتر الحکم سے ملسکتی ہے

غسل مصفّٰی

مندرجہ عنوان کتاب جسکا اعلان چند ہفتہ پیشتر الحکم میں شایع ہوا تہا۔ ۲۵ جزو میں طبع ہوکر شایع ہوگئی ہے جناب میرزا خدابخش صاحب نے جو اس کتاب کے مولف ہیں حقیقت میں قوم کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس کتاب کا مضمون حضرت مسیح ناصری کی وفات اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا اثبات ہے لیکن جس خوبی اور صفائی کے ساتہہ مضامین کی تقسیم کی گئی ہے اور پہر ان کو ترتیب دی گئی ہے وہ اس سے پیشتر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں لکہنے والوں کی کسی کتاب میں نہیں ہے منقولی طور پر مرزا صاحب موصوف نے تمام مباحث کو ختم کردیا ہے اور اس کتاب کے بعد منقولی مباحث کے لئے کسی دوسری کتاب کی حاجت اور ضرورت نہ پڑیگی۔

ہم اس مختصر نوٹ میں اس کتاب کی خوبیوں پر پورے طور پر ریمارک نہیں کرسکتے۔ مختصر الفاظ میں یہہ کہ کتاب کیا ہے حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کے پاس ہو خصوصاً ان لوگوں کے پاس ہونا اسکا اشد ضروری ہے جن کو آئے دن ظاہر پرست ملاؤں سے بات چیت کا موقع ملتا ہے۔

ہم کسی آئندہ اشاعت میں اس پر مفصل لکہنا چاہتے ہیں۔ سر دست ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ یہہ ضروری اور اپنی طرز کی پہلی کتاب اس قابل ہے۔ کہ اسکی بہت بڑی اشاعت ہو باوجودانکہ حجم ۲۵ جزو کا ہے اور کاغذ اور چہپائی بہی اعلیٰ درجہ کی ہے پہر بہی قیمت صرف ۱۲/ ہے یہہ کتاب دفتر اخبار الحکم سے یا جناب میرزا خدابخش صاحب سے جو آجکل قادیان میں ہیں۔ درخواست کرنے پر مل سکتی ہیں۔ درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

خطبہ الہامیہ عنقریب شایع ہونیوالا ہے

روزنامچہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اپریل ۱۹۰۱ء

نام چندہ دہندگان — عام اغراض — مساکین فنڈ

امام الدین صاحب گرڈس کلرک - بہار الدین عا

محمد مقبول صاحب - سیتا پورہ عہ

مولوی غلام نبی صاحب پوسٹ ماسٹر - بہاء الدین عہ

بابو جمال الدین صاحب سٹیشن ماسٹر باغانوالہ عہ

بابو خیر الدین صاحب گارڈ - بہرتپورہ عا

معرفت نعمت خاں صاحب وٹیرنری ٹانک ٹرسپورٹ لائن ڈیرہ اسمعیل خان

بابو بندہ نبی بخش صاحب - بٹالہ ۳ر

منشی عبد الرؤف صاحب مدرس قادیان ۲ر

جلال الدین صاحب مدرس عہ

بابت جرمانہ طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام

فیس مدرسہ ؍؍

فیس بورڈنگ ہاؤس ؍؍

حاجی الٰہی بخش صاحب - ملتان

سلطان محمود صاحب ؍؍ عا

جماعت ملتان

محمد امیر خان صاحب بنوں عا

منشی سراج الدین صاحب ۲ر فضل محمد صاحب ۲ر منشی عبد الخالق صاحب ۲ر الہ داد صاحب ۲ر چودہری سکندر شاہ صاحب ۲ر ۸ر

گہنا سنگھ صاحب صیقل گر ۲ر مستری جیون سنگھ صاحب ۲ر گینا سنگھ صاحب ۲ر سکین صاحب ۲ر گور سنگھ صاحب ۲ر رام دیال ۲ر ۱۲ر

اونکار صاحب ۲ر شونرائن صاحب ۲ر الف خان صاحب ۲ر دین محمد صاحب ۲ر رمضان صاحب ۲ر بکو صاحب ۲ر ۱۲ر

الہ دین صاحب ۲ر صادق حسین صاحب ۲ر رنگ محمد خان صاحب ۲ر محمد حسین خان صاحب ۲ر الہ بخش صاحب ۲ر رحیم خان صاحب ۲ر ۷ر

محمد خان صاحب ڈرائیور ۲ر وردی خان صاحب ۲ر نورا خان صاحب ۲ر شیر محمد خان صاحب ۲ر بہج خان صاحب ۲ر ۱۰ر

موجا صاحب ۲ر جمانہ صاحب ۲ر پیر بخش صاحب ۲ر عبد الرحیم صاحب نور محمد خان صاحب ۲ر زمان صاحب ۲ر ۱۲ر

عبد الخالق صاحب ۲ر نبی بخش صاحب ۲ر شاہ ولی صاحب ۲ر زبیر حسن صاحب ۲ر عزیز صاحب ۲ر الٰہی صاحب ۲ر ۱۲ر

مرید صاحب ۲ر محمد حسین صاحب ۲ر نواب صاحب ۲ر فضل صاحب ا ر بندہ الٰہی صاحب ا ر فضل الٰہی صاحب ا ر ۱۱ر

کرم شاہ صاحب ا ر قائم الدین صاحب ا ر غلام محمد صاحب ا ر امام الدین صاحب ا ر اکبر خان صاحب ا ر اختر محمد صاحب ا ر قائم الدین صاحب ا ر شمس الدین صاحب ا ر نظام الدین صاحب ا ر ۶ر

تفصیل عہ معرفت نعمت خان صاحب ضلع اسمعیل خان

نعمت خان صاحب عہ محمد خان صاحب جمعدار عہ عا

دسن خان صاحب جمعدار عہ کریم بخش صاحب جمعدار عہ عا

باز خان صاحب جمعدار عہ فقیر محمد صاحب دفعدار ۸ر

گنجو سنگھ صاحب دفعدار ۸ر مستری عبد اللہ صاحب ۸ر عہ

مستری احمد دین صاحب ۸ر میراں بخش صاحب ڈرائیور ۸ر عہ

سید محمد حسین صاحب دفعدار رسالہ ۸ر

مولانا بابو عبد الحمید خان صاحب ۴ر

چراغ دین صاحب ۴ر سنت سنگھ صاحب دفعدار ۸ر

کالو صاحب نفر ۴ر للو دھوبی ۴ر

حمایت علی خان صاحب جمعدار ۴ر رحیم علی صاحب ۴ر

بابو محمد اسحٰق صاحب ۴ر مظہر علی خان صاحب جمعدار ۴ر

جوگ سنگھ صاحب دفعدار ۴ر سندر سنگھ صاحب جمعدار ۴ر

محمد دسن خان صاحب ۴ر فضل الٰہی صاحب ۸ر

خدا بخش صاحب دفعدار ۴ر گلاب خان صاحب دفعدار ۴ر

سردار خان صاحب ۴ر محمد بخش صاحب دفعدار ۴ر

ڈاکٹر عبد القادر صاحب ٹانک ۸ر احمد خان صاحب دفعدار ۴ر

نور احمد صاحب ڈرائیور ۴ر بابو غلام عباس شاہ صاحب ۲ر

نور محمد صاحب ا ر نواب خان صاحب ا ر بنیاد خان صاحب ا ر مولی صاحب ا ر نور محمد صاحب ا ر سلطان علی صاحب ا ر سید شاہ صاحب ا ر ۶ر

عبد الشکور صاحب ا ر الہ داد خان صاحب ا ر سید احمد خان

صاحب ا ر سید کرم شاہ صاحب ا ر نتھو خان صاحب ا ر گلاب خان صاحب ا ر ابراہیم خان صاحب ا ر

کالا خان صاحب ا ر اجر خان صاحب ا ر گودڑ خان صاحب ا ر کندر بخش صاحب ا ر بھو خان

صاحب ا ر دارو دفعدار صاحب ا ر بدھ سنگھ صاحب ا ر پیارا سنگھ صاحب ا ر

بہادر بیگ صاحب ا ر نادر بیگ صاحب ا ر دین محمد صاحب ا ر منیر محمد خان صاحب ا ر غفور خان صاحب ا ر عالم شیر صاحب ا ر

بابو لال صاحب ا ر علم دین صاحب ا ر واحد الدین صاحب ا ر لکھا صاحب ا ر اندرجی ا ر مولا بخش صاحب ا ر

محمد رضا ا ر مادہ صاحب ا ر گلاب خان صاحب ا ر ستانہا صاحب ا ر محمد رضا ا ر نواب ا ر قادر بخش ا ر

نبی بخش ا ر گھیبا ا ر فضل ا ر شمس الدین ا ر بہاول ا ر دبا ا ر کالا ا ر فیروز ا ر علی اکبر ا ر شیر ا ر

محمد امار ا ر نادر ا ر مرزا ا ر سجاول صاحب ا ر مولا بخش ا ر رام لال ا ر گل شیر ا ر بھولا ا ر

فتح علی ا ر فقیر محمد ا ر نواب ا ر غلام محمد ا ر راج ولی ا ر مثل ا ر مصاحب ا ر چٹان ا ر بدر الدین ا ر

حشمت علی ا ر احمد بخش ا ر موتی ا ر قاسم علی ا ر میر عالم ا ر محمد حسین ا ر قاسم ا ر مولا ا ر

بدر الدین ا ر فرمانا ا ر جھنڈا ا ر موحد ا ر بھوانی ا ر میراں بخش ا ر دین محمد ا ر غلام محمد ا ر

فیروز ا ر موتم ا ر موربانہ ا ر بہٹر ا ر فضل الٰہی ا ر شرفنا ا ر رشید علی خان ا ر علی شیر ا ر

برخوردار ا ر رشید اللہ ا ر مستری محکم دین ا ر مولا بخش ا ر گل شیر خان صاحب ا ر دانا رام ا ر

قائم الدین ا ر جیجہ ا ر احمد خان ا ر قائم ا ر رحیم بخش صاحب ا ر